رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۱۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

قادیان

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند [illegible]

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند [illegible]

جلد ۲۲	مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۰ رجب ۱۳۵۳ھ	نمبر ۵۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲۸ اکتوبر بوقت ۲ ½ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے :۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا کے فضل سے خیر وعافیت ہے :۔

۲۷ اکتوبر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے خان بہادر غلام محمد صاحب گلگتی کی لڑکی خورشید بیگم کا نکاح شیخ محمد حیات صاحب پراچہ بھیروی تاجر پشمینہ کلکتہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے :۔

مولوی جلال الدین صاحب شمس ۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور شیخ مبارک احمد صاحب امرتسر کے سالانہ تبلیغی جلسہ میں تقریریں کرنے کے لئے گئے ہیں۔ قادیان سے اور بہت سے احباب بھی جلسہ میں شرکت کیلئے گئے :۔

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی قادیان میں تشریف آوری

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب قریباً پانچ ماہ انگلستان میں رہنے کے بعد ۲۷ اکتوبر کو ۹ بجے شب کراچی میل سے لاہور پہونچے سٹیشن پر پروانوں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے آپکا شاندار استقبال کیا۔ اور بہت دیر تک مسلسل اللہ اکبر کے نعرے لگائے۔ استقبال کرنے والوں اور معززین کے علاوہ مسٹر (اب سر) سکندر حیات خان صاحب ریونیو منسٹر گورنمنٹ آف پنجاب ۔ سر فیروز خان صاحب نون وزیر تعلیم حکومت پنجاب چودھری سر شہاب الدین صاحب صدر پنجاب کونسل ۔ مسٹر اے لطیفی فنانشل کمشنر خان بہادر احمد یار خان صاحب دولتانہ ممبر پنجاب کونسل ۔ میاں نور اللہ صاحب ممبر پنجاب کونسل ۔ خان بہادر مشتاق احمد صاحب گورمانی ممبر پنجاب کونسل ۔ اور پیر اکبر علی صاحب ممبر پنجاب کونسل بھی شریک تھے۔ ۲۸ کو آپ کے قادیان تشریف لانے کی اطلاع تھی اور اہل قادیان اپنے معزز ومحترم بھائی کے شاندار استقبال کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ کہ آپ گیارہ بجے کے قریب موٹر کے ذریعہ قادیان پہونچ گئے موٹر سے اتر کر آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں وضو کیا۔ اور پھر مسجد مبارک میں نوافل ادا کئے۔ اس کے بعد مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دُعا کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں سے واپسی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور نے آپ کے لئے ایک ہار تیار کرایا تھا۔ جو حضور کی ہدایت کے مطابق محمد سلیمان ایک لڑکے نے جناب چودھری صاحب کے گلے میں ڈالا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب چودھری صاحب کو اپنے ساتھ کھانا کھانے کی عزت بخشی نماز ظہر کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مسجد مبارک میں رونق افروز ہوئے اور جناب چودھری صاحب بھی پاس ہی بیٹھے تھے۔ تو مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی کا ترانہ تہنیت جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ایک نوجوان نے خوش الحانی سے پڑھا۔ پھر اس کی ایک کاپی جو ریشمی پارچہ پر لکھی ہوئی ۔ اور ایک نہایت خوبصورت

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے تقرر پر اظہار مسرت و امتنان

جماعت احمدیہ رنگون

رنگون ۱۷۔ اکتوبر۔ سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ رنگون حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔

چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے ایگزیکیٹو کونسلر مقرر ہونے پر جماعت احمدیہ رنگون ان کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد پیش کرتی ہے :۔

جماعت احمدیہ پشاور

پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ پشاور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۱۹۔ اکتوبر کو جماعت احمدیہ پشاور نے ایک جلسہ کر کے حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا:۔

جماعت احمدیہ پشاور ڈسٹرکٹ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو ایگزیکیٹو کونسلر مقرر کرنے کی وجہ سے حکومت کو مستحق مبارکباد سمجھتی ہے۔ کہ وہ بعض شر انگیز عناصر کے خود غرضانہ اور معاندانہ پروپیگنڈا کے سامنے نہیں جھکی۔ اور اس نے اس جگہ کے لئے موزون ترین انتخاب کر کے اپنی دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے :۔

جماعت احمدیہ دھرم کوٹ

جماعت احمدیہ دھرم کوٹ رندھاوا نے ۱۴۔ اکتوبر کو ایک جلسہ کر کے حسب ذیل قرارداد منظور کی:۔

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت میں ان کی شاندار کامیابی پر جو کہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے نصیب ہوئی ہے۔ ہدیۂ مبارکباد پیش کیا جائے۔ خاکسار اللہ دتا۔ امیر جماعت :۔

جماعت احمدیہ گجرات

جماعت احمدیہ گجرات کا ایک عام جلسہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق آراء پاس ہوئے۔ (۱) جماعت احمدیہ گجرات گورنمنٹ ہند کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اس نے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو جو بلحاظ اعلیٰ قابلیت اور فہم و فراست کے اہل ہند کے صحیح نمائندہ ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ ایگزیکیٹو کونسل کا ممبر منتخب کرنے میں تدبر اور تامل اندیشی سے کام لیا :۔ (۲) جماعت احمدیہ گجرات دعا کرتی ہے۔ کہ جناب چودھری صاحب کو خدا تعالےٰ اس عہدہ جلیلہ کے فرائض کی بطریق احسن سرانجام دہی کی توفیق دے اور ان کا وجود ملک اور قوم کے لئے مفید اور بابرکت ثابت ہو (۳) جماعت احمدیہ گجرات جناب چودھری صاحب کے اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہونے کی تقریب سعید پر بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرتی ہے (۴) جماعت احمدیہ گجرات تجویز کرتی ہے۔ کہ کارروائی جلسہ ہذا کو اخبار الفضل میں شائع کرایا جائے۔ امیر جماعت احمدیہ گجرات

جماعت احمدیہ سرینگر

۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء جماعت کا ایک غیر معمولی جلسہ عام منعقد ہوا جس میں بالاتفاق مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے:۔

(۱) یہ اجلاس عالیجناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے وائسرائے ہند کی ایگزیکیٹو کونسل کا ممبر مقرر کئے جانے پر جناب چودھری صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ کے اس انتخاب پر اظہار خوشنودی و امتنان کرتا ہے :۔

(۲) مندرجہ بالا ریزولیوشن کی نقل پریس۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور۔ اور جناب چودھری صاحب کی خدمت میں بھیجی جائے۔ جنرل سیکرٹری :۔

ولادت

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے کیپٹن خلیفہ تقی الدین احمد صاحب آئی ایم ایس فیروزپور چھاؤنی کے ہاں ۱۴۔ اکتوبر لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولود کا نام بشیر الدین احمد تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک اور صالح بنائے :۔

خلیفہ صاحب موصوف نے اس خوشی میں ایک سال کے لئے کسی غیر احمدی کے نام الفضل جاری کرنے کیلئے لکھا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کے امن شکن اور فساد انگیز منصوبے

احراری آئندہ کس رنگ میں فتنہ پردازی کرنا چاہتے ہیں

احراریوں نے اپنی کانفرنس میں خفیہ اور علانیہ جماعت احمدیہ کے خلاف جو فتنہ انگیز منصوبے کئے۔ جو خلاف امن سازشیں کیں۔ اور جو خلاف قانون تجاویز مرتب کیں۔ ان کے متعلق جس قدر حالات معلوم ہو رہے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ احراری شرافت و انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر جماعت احمدیہ کے خلاف ہر ناجائز سے ناجائز فعل کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ حکومت جس موقعہ پر بھی اُن سے ٹکرائے گی۔ وہ کھلم کھلا قانون شکنی شروع کر دینگے۔ ذیل میں اسی قسم کی ایک اطلاع درج کی جاتی ہے۔ جس سے احراریوں کے غیر شریفانہ۔ اور مفسدانہ ارادوں کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اور جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پہونچی ہے۔ (ایڈیٹر)

ایک واثق آدمی جو احراریوں کی مجلس عاملہ کا ایک رکن ہے۔ اور خاکسار کا کسی وقت ایک مخلص دوست تھا خاکسار سے بعد جلسہ احراریان کے متعلق اگرچہ اُس نے چند باتیں صیغہ راز میں رکھیں۔ مگر جس حد تک گفتگو ہوئے میں حالات اخذ ہوئے۔ حضور کی اطلاع کے لئے بصیغہ رجسٹری عریضہ ہذا ابلاغ بحضور ہے :۔

(۱) منافقین قادیان میں سے کسی شخص سے حضور کی ذات بابرکات کے خلاف عصمت دری کا اعلان کرا کر دعویٰ بعدالت دائر کرا جائے گا۔

(۲) چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی برطرفی کے لئے متفقہ جدوجہد شروع ہوگی۔ اور بنا رکھی جائے گی۔ کہ قادیانی فرقہ اسلام میں داخل نہیں۔ ان کے حقوق نیابت دیگر جمیع مسلمانوں سے الگ کر دیئے جائیں۔ کیونکہ وہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے :۔

(۳) حکومت اگر چودھری ظفر اللہ خان والے مطالبہ کو منظور نہ کرے گی۔ تو قانون شکنی کی جائیگی۔ اور رضاکار بھرتی شدہ جیلوں میں جائیں گے۔ یعنی نقض امن میں خلل انداز ہونگے :۔

(۴) جملہ سیاسی لیڈروں کو ایک نقطہ پر جمع کر کے یکسوئی کے لئے انتہائی ایجی ٹیشن کیا جائیگا۔ سردست مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ قادیانیوں کو ممبری سے خارج کرنے کو یا ہے۔ یا نہیں؟

گویا اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے وہ ایسے وسائل دکھا رہا تھا۔ جس سے شبہ پڑتا تھا۔ کہ شائد پھر مخالفت کا دور آنے والا ہے۔ اور غالباً کوئی شدید مخالفت ہونے والی ہے۔ جس کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی بھی فرمائی ہوئی ہے :۔

308

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ رجب سنہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

احرار کانفرنس میں اشتعال انگیز اور امن سوز تقریریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کا وہ خاص نامہ نگار جس کے دل میں احرار کانفرنس قادیان کے ان بلند بانگ اعلانات کی بناء پر کہ کانفرنس میں پچاس ہزار سے لے کر ایک لاکھ تک لوگ شریک ہوں گے۔ کانفرنس کے انتظامات دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور جسے بچشم خود انتظامات دیکھنے کے بعد یہ لکھنا پڑا تھا کہ اگر وزیٹرز کی اتنی ہی تعداد آئی۔ جتنی کہ احراریوں کو توقع ہے۔ تو یا تو وہ بھوکے واپس جائیں گے۔ یا کوئی جادوگر انہیں کھانا مہیا کرنے کا انتظام کرے گا۔" وہ ایسا بددل ہوا۔ کہ اس نے پھر کانفرنس کو دیکھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ اور اس کے ختم ہونے کے بعد ۲۲ اکتوبر کو صرف یہ لکھ دیا۔ کہ "آج ساڑھے آٹھ بجے آخری گاڑی وزیٹروں کو لے گئی ہے حالات نہایت تشویش انگیز تھے۔ لیکن بحیثیت مجموعی فریقین نے معقولیت سے کام لیا۔ کوئی حملہ نہیں ہوا۔ اور نہ تقریروں میں اشتعال انگیزی سے کام لیا گیا"۔

اگر نامہ نگار مذکور کو کانفرنس کی تمام کارروائی دیکھنے کا موقع ملتا۔ اور اس نے وہ تمام تقریریں غیر جانبدارانہ صورت میں سنی ہوتیں۔ جو اس موقعہ پر کی گئیں۔ اور وہ حرکات دیکھی ہوتیں جو احراریوں نے محض اشتعال انگیزی کے لئے کیں۔ تو یقیناً جماعت احمدیہ کے ساتھ ہی احراریوں کے متعلق یہ نہ لکھتا۔ کہ انہوں نے معقولیت اور احتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ اگر اس نے آخری گاڑی میں سوار ہونے والوں کو ہی دیکھا ہوتا جنہیں سے بعض "مرزا قادیاں دا بیڑا غرق" کے اشتعال انگیز نعرے لگاتے ہوئے سٹیشن کو جا رہے تھے۔ تو اسے ان کی معقولیت کا اندازہ لگانے کا موقع مل جاتا۔ لیکن اس نے صرف اس بناء پر کہ "کوئی حملہ نہیں ہوا" جہاں احراریوں کو احتیاط اور معقولیت کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔ وہاں یہ بھی قیاس کر لیا۔ کہ "تقریروں میں اشتعال انگیزی سے کام نہیں لیا گیا"۔

حالانکہ یہ ظاہر بات ہے۔ کہ احراری کانفرنس میں تقریریں کرنے والے جب وہی لوگ تھے۔ جو ایک عرصہ سے تحریر و تقریر کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف حد درجہ کا اشتعال انگیز رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے ان میں سے بعض کی زبان اور قلم کے متعلق حکام قانون کو حرکت میں لانے کی ضرورت محسوس کر چکے ہیں۔ اور انہوں نے کانفرنس اسی غرض سے منعقد کی تھی کہ جماعت احمدیہ کے مرکز کے قریب پہنچ کر اس کے خلاف فتنہ و فساد پیدا کریں۔ تو پھر کیونکر وہ اشتعال انگیزی اور دل آزاری سے رک سکتے تھے۔ اس موقع پر حکومت نے پولیس کا جو انتظام کیا۔ اور اس محکمہ نے اپنے فرائض عمدگی سے ادا کرنے کی جو کوشش کی۔ اس کی وجہ سے بے شک احراریوں کو ان خواہشات کو عمل میں لانے کا موقع نہ مل سکا۔ جن کا اظہار انہوں نے کئی جگہ کیا۔ اور جنہیں لے کر وہ آئے تھے۔ پھر جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ حکم دیا تھا۔ کہ اس موقع پر خواہ وہ مارا اور پیٹا جائے۔ اپنا ہاتھ کسی پر مت اٹھائے۔ اور اپنی زبان مت کھولے۔ بلکہ اگر وہ قتل بھی کر دیا جائے۔ تو بھی اس کا حق نہیں۔ کہ اپنی زبان ہلائے۔ اگر ایسی حالت میں کوئی بھائی پاس سے گزر رہا ہو۔ تو میں اسے بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ ہرگز اس کی مدد نہ کرے۔" اس کی وجہ سے احراریوں کو اپنی منصوبہ بازیوں کی تکمیل میں سخت ناکامی ہوئی۔ کیونکہ کسی احمدی نے ان کی کسی حرکت پر اپنے امام کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے زبان تک نہ ہلائی لیکن ان لوگوں کو جتنا بھی موقع ملا۔ اور جہاں بھی انہوں نے گنجائش دیکھی سخت اشتعال انگیزی سے کام لیا۔ خاصکر جلسہ گاہ میں انہوں نے جو حد درجہ دل آزار اور اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا۔ اس کا اندازہ ان تحریروں سے بھی بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ جو اخبار "زمیندار" میں کانفرنس کی روئداد کے ور قانون کی گرفت سے بچنے کی پوری کوشش کرتے ہوئے شائع کی گئی ہیں۔ اور جن کے چند اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

سید عطاء اللہ شاہ صاحب صدر کانفرنس نے اپنے خطبہ صدارت میں جو زبانی تھا۔ جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے بالفاظ "زمیندار" کہا۔

"فرعونی تخت الٹا جا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ تخت اب نہیں رہے گا"۔

پھر کہا۔ "مرزا بشیر الدین محمود نبی کا بیٹا ہے۔ تو میں نبی کا نواسہ ہوں۔ اگر وہ سامنے ہوتا۔ تو آج دو ٹوک فیصلہ کر دیتا۔ وہ نقاب اتارے۔ گھونگٹ کھولے۔ پردے اٹھا کر باہر آئے۔ بینی پکڑے۔ مولا علی کے جوہر دیکھے۔ کشتی لڑے۔ غرض ہر ایک رنگ میں آ جائے"۔

"حکومت پانچ منٹ کے لئے غیر جانبدار ہو۔ پھر دیکھو بخاری کا رنگ اگر ایک دو سال اور اوٹ پٹانگ نہ ہوئی۔ تو دو سال میں مرزائیوں کا ستیاناس ہو جائے گا"۔

"ہم قادیان کو ڈھانے نہیں آئے۔ ہم اس خبیث زینیا پر معلوم نہیں۔ کہ کیوں آئے ہیں؟

"یہی لوگ جو یہاں ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ پیشقدمی کے لئے کسقدر بے چین ہیں۔ میں حکومت کو مسلمان کے کلیجے کی آگ سے آگاہ کر رہا ہوں۔ اسے واضح رہے کہ صبح ہونے سے پیشتر قادیان میں آگ لگی ہوگی۔ برطانیہ کے یہ کاسہ لیس ہمارے مقابلے میں کب آ سکتے ہیں۔ میں خدا کے نام پر تکبیر کرتا ہوں سب مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ اور دیکھو میں بشیر محمود کو کیا کرتا ہوں خدا کی قسم یہ کفار نظر نہیں آئیں گے۔ لیکن کیا کریں۔ اس لفظ تبلیغ نے ہمیں مجبور کر رکھا ہے۔ کاش ہم آزاد ہوتے"۔

(زمیندار ۲۴ اکتوبر)

یہ احراری کانفرنس کے صدر کی تقریر کے اقتباسات ہیں۔ یہ صدر صاحب وہی ہیں۔ جن کی حال ہی میں منصوری کے اعلیٰ حکام نے اس لئے زبان بندی کی۔ کہ وہ احمدیوں کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریریں کرتے ہیں۔ انہوں نے احراری کانفرنس میں کونسی اشتعال انگیز بات ہے جو نہیں کہی۔ حتیٰ کہ کھلم کھلا قادیان کو ڈھانے آگ لگا دینے اور قتل کرنے کے لئے اشتعال دلایا۔ اور کہہ دیا۔ کہ

"حکومت اگر کچھ دیکھنا چاہتی ہے۔ تو اسے تھوڑی دیر کے لئے علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ پھر دیکھئے۔ کہ یہ طوفان کس طرح قادیان کو اپنی رو میں بہائے جاتا ہے"۔ (زمیندار ۲۶ اکتوبر)

پھر بار بار کہا گیا۔ کہ:-

"قادیان میں خاتم الانبیاء کی توہین ہوتی ہے"۔ "مرزائی وہی ہیں۔ جو خواجہ یثرب کی توہین کرنے والے ہیں"۔ (زمیندار ۲۴ اکتوبر)

چونکہ حال ہی میں "زمیندار" کھلے بندوں اعلان کر چکا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے کی سزا قتل ہے۔ اور وہ ظاہر کر چکا ہے۔ کہ ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ کہ جسے وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والا سمجھے۔ اسے قتل کردے۔ اس لئے دوسری اشتعال انگیزیوں کے ساتھ احمدیوں پر یہ اتہام لگانا۔ کہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے ہیں۔ اور یہ کہنا۔ کہ قادیان میں خاتم الانبیاءؐ کی توہین ہوتی ہے۔ بسوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں رکھتا کہ احمدیوں کے قتل کے لئے جاہل اور عاقبت نااندیش لوگوں کو اشتعال دلایا جائے۔ اور انہیں قادیان پر حملہ آور ہونے کے لئے کہا جائے۔

غرض احرار کانفرنس میں جہاں جماعت احمدیہ کے مقدس پیشوا اور امام کے خلاف حد درجہ کی بدزبانی کی گئی۔ وہاں لوگوں کو سخت سے سخت اشتعال دلایا گیا۔ اور قتل تک کی ترغیب دی گئی۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی خاموشی اور انتہائی امن پسندی نے جس کے لئے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت ان ایام میں خود حفاظتی کے حق سے بھی کلیۃً دست بردار ہو گئے تھے۔ احراریوں کو نقص امن اور فتنہ و فساد کے لئے کوئی معمولی سا بہانہ بھی نہ پیدا ہونے دیا۔ اور اس طرح یہ موقع امن و امان سے گزر گیا۔

ہندوؤں کو طلاق کی ضرورت کا اعتراف

اسلامی مسائل پر اعتراض کرنے والے لوگ طوعاً نہیں تو کرہاً جس طرح اسلامی احکام کو اپنے لئے ضروری قرار دے رہے ہیں۔ اس کا پتہ اس جدوجہد سے لگ سکتا ہے۔ جو ہندو مرد اور خصوصاً ہندو عورتیں طلاق کو قانونی رنگ میں جائز قرار دینے کے لئے کر رہی ہیں۔ حال ہی میں تریچنا پلی کے ایک جلسہ میں ایک تعلیم یافتہ ہندو خاتون ایم۔ اے جانکی ایڈووکیٹ نے ہندو لا میں طلاق کو داخل کرنے کے حق میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "طلاق شادی شدہ زندگی کی موجودہ خرابیوں کا علاج ہے۔ نہ کہ ایسا حق جسے فریقین جب وقت چاہیں استعمال کر سکیں"۔ پھر کہا۔ "شادی کے سلسلہ میں ہندوؤں کے پرانے خیالات اب مفقود ہو رہے ہیں ہمیں دیگر سنسکاروں کی طرح وواہ سنسکار کو بھی حالات کے مطابق لانا پڑے گا۔ معقول بات یہی ہے۔ کہ جب میاں بیوی کی آپس میں نہ بنتی ہو۔ تو وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں۔ کیونکہ ان میں شادی اور کئی خرابیوں کا موجب ہوگی۔ یہاں تک کہ ایسے جوڑے سے پیدا شدہ بچے بھی اپنے والدین کی بدمزگی اور ان بن کے شکار ہوں گے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ طلاق بل پاس کرانے کے لئے مؤثر ایجی ٹیشن کی جائے۔"

ان الفاظ سے جہاں ان مشکلات اور مصائب کا خوب پتہ چل سکتا ہے۔ جو طلاق کی اجازت نہ ہونے کی صورت میں مرد و عورت کو پیش آتیں۔ جن کے نہایت المناک نتائج نکلتے ہیں۔ اور جن کا اعتراف ہندو بھی کر رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو دھرم نے اس وقت تک عورتوں کے ساتھ جو یہ بے انصافی روا رکھی ہے۔ کہ انہیں کسی حالت میں بھی علیحدگی اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اس کے خلاف کس قدر زبردست جذبہ پایا جاتا ہے۔ اب خواہ دقیانوسی خیالات کے ہندو طلاق کے خلاف کتنا ہی زور لگائیں۔ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے۔ جب ہندوؤں کو اسے ہندو لا میں داخل کرنا پڑے گا۔ اور اس طرح ہندو دھرم کے بوسیدہ جامہ کو ایک اور پیوند لگ جائے گا۔

طلاق سے شادی کی پاکیزگی میں اضافہ

شریمتی جانکی نے طلاق کی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ "ہندو لا میں عورت کو دوبارہ شادی کرنے کی اجازت نہیں۔ خواہ اس کا خاوند پاگل اور شرابی ہو جائے۔ مگر مرد کو کثرت ازدواج کا حق دے دیا گیا ہے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ انسانی ضروریات پر مبنی ایک معقول قانون بنایا جائے۔ میرے خیال میں طلاق شادی کی پوترتا (تقدیس) میں اضافہ کرے گا"۔

عورت سے یہ بے انصافی فی الواقعہ ناقابل برداشت ہے۔ کہ اس کی ایک دفعہ جس کے ساتھ شادی کر دی جائے خواہ وہ خانگی فرائض ادا کرنے کے قطعاً ناقابل ہو۔ یا عورت کے لئے کتنا ہی تکلیف دہ ہو۔ اس سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر سکتی۔ پھر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ جس مرد و عورت میں ناچاقی اس حد تک بڑھ چکی ہو۔ کہ وہ ایک دوسرے کی شکل سے بیزار ہوں۔ ان میں شادی کا احترام قائم رہ سکتا ہے۔ اس کے لئے بہترین صورت یہی ہے۔ کہ انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جانے کا حق حاصل ہو۔ پس شریمتی جانکی نے یہ فرمایا ہے۔ کہ طلاق کو ہندو لا میں داخل کرنے کی وجہ سے شادی کی پوترتا میں اضافہ ہو جائیگا یہ بالکل درست ہے۔ مگر انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ اور ان کے ہمنوا آج جس حق کے لئے چلا رہے ہیں۔ اور جس کے لئے نہ معلوم کب تک انہیں چلانا پڑےگا۔ وہ آج سے تیرہ سو سال پہلے اسلام مسلمان عورتوں کو دے چکا ہے۔ اور اسلام کے رو سے ہر مسلمان عورت ناقابل برداشت حالات میں جا قدرے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے۔

مسلمانوں میں سر پھٹول کرانے والے

اسلام کے وہ اجارہ دار جو غیر مسلموں میں اشاعت اسلام تو کیا کریں گے۔ یہ کہتے ہوئے بھی ذرا نہیں شرماتے کہ جس فرقہ کے لوگوں سے انہیں مذہبی اختلاف ہو۔ انہیں حکومت مسلمانوں میں شمار ہی نہ کرے۔ وہ ذرا غور کریں۔ ان کی اس قسم کی فتنہ انگیزی کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اگر خود ان میں غور و فکر کا مادہ نہیں رہا۔ تو غیر مسلم جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ وہی سنیں۔ اخبار "ملاپ" مسلمانوں کی اندرونی کشمکش کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"مسلمانوں کے دو مشہور فرقوں شیعہ اور سنی کے علاوہ اور بھی کئی فرقے ہیں۔ جن کے عقیدوں میں بڑا فرق ہے۔ اور جو ایک دوسرے سے اچھوتوں سے بھی بدترین سلوک روا رکھتے ہیں احمدی فرقہ کا جھگڑا تو کافی نیک نامی حاصل کر چکا ہے۔ لیکن اس جھگڑے کے قطع نظر کچھ اور پہلو بھی ہیں۔ جو بتلاتے ہیں۔ کہ آج نہیں۔ تو کل مسلمانوں کے اندر اتنی سر پھٹول ہوگی۔ اور فرقہ پرستی کا رنگ اتنا تیز ہو جائیگا۔ کہ ایک ایک مسلم فرقہ اپنے لئے جداگانہ حقوق کا مطالبہ کریگا۔ اور آج حکومت جو ہندو اور مسلمانوں نیز اچھوتوں کے لئے الگ الگ نشستیں بنا رہی ہے۔ پھر مسلمانوں کے بہتر فرقوں کے لئے جداگانہ نیابت تجویز کرنے پر مجبور ہوگی۔ مثال کے طور پر اہلحدیث مسلمانوں نے تو اس کے لئے پرزور صدا بلند کر بھی دی ہے۔ آل انڈیا اہلحدیث لیگ کی طرف سے جو اعلان شائع ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اہلحدیث مسلمان حنفی مسلمانوں کے ہاتھوں بہت تنگ ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے لئے کونسلوں میں علیحدہ نشستیں مخصوص کر دی جائیں"

"اہلحدیث" تو حنفیوں کی دست درازیوں سے تنگ آکر خود کوشش کر رہے ہیں۔ کہ انہیں دوسرے مسلمانوں سے علیحدہ سیاسی حقوق دئے جائیں۔ اور احرار یہ چاہتے ہیں۔ کہ حکومت احمدیوں کو سیاسیات میں مسلمانوں سے علیحدہ کر دے۔ اگر اختلاف عقائد کی بنا پر یہی سلوک ہر فرقہ کے مسلمانوں سے کیا گیا۔ تو جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ کاش مسلمانوں کی خیر خواہی کا دم بھرنے والے اتنی سی بات کے سمجھنے کی ہی قابلیت رکھتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق مضمون

مذاہب عالم پر اسلام کا کھلا غلبہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک زبردست خصوصیت

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا زمانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ایسے زمانہ میں مقدر تھی۔ جو نشر و اشاعت کا زمانہ تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید کی پیشگوئی اذا الصحف نشرت سے ظاہر ہے۔ کہ وہ زمانہ ایسا زمانہ ہوگا۔ جبکہ صحیفے بہت کثرت سے شائع ہوں گے۔ اور نشر و اشاعت کا کام بڑے وسیع پیمانہ پر ہوگا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی کے عین مطابق بروقت دنیا کو ہدایت و رشد کی طرف پکارا۔ اور کہا ؎

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

قرآن مجید کی نشر و اشاعت والی پیشگوئی آپ کے زمانہ پر پوری طرح صادق آئی۔ کتب رسائل اخبارات و پمفلٹ اور اشتہاروں کی جو کثرت اس زمانہ میں ہوئی۔ وہ اس سے پہلے زمانوں میں کہیں نظر نہیں آتی۔ اسی طرح دوسری علامات نے بھی ظاہر کر دیا کی بعثت پر مہر صداقت ثبت کی ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خصوصیت

اس نشر و اشاعت کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خصوصیت اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے کہ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله (سورۃ الصف) یعنے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس برگزیدہ رسول کی بعثت کی غرض اور خصوصیت یہ مقرر فرمائی ہے۔ کہ وہ اس دین حق یعنے اسلام کا غلبہ تمام دیگر مذاہب پر ظاہر کرے گا۔ اور اس بات کو واضح کر دے گا۔ کہ اسلام کی صداقت کا کوئی مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کے مطابق دنیا میں مبعوث ہو کر اسلام کی اس فضیلت کو نمایاں طور پر ظاہر کیا۔ اور اس کی ایسی خوبیاں دنیا کے سامنے رکھیں۔ جو باقی مذاہب میں مفقود ہیں۔ اس طرح آپ کے ذریعہ اسلام کی وہ صداقت اور حقیقت جو دنیا کی نگاہوں سے روپوش ہو چکی تھی۔ پھر ظاہر ہوئی۔ اور اس کی وہ امتیازی شان جو مرور زمانہ کی وجہ سے طرح طرح کے داغوں سے بدنما ہو گئی۔ پھر مصفا ہو کر جلوہ گر ہوئی۔ آپ نے دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا ؎

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

براہین احمدیہ کی تصنیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نشر و اشاعت کے زمانہ میں سب سے پہلے براہین احمدیہ ایک ایسی کتاب تصنیف فرمائی جس میں اسلام کی صداقت کے چمکتے ہوئے نشان پیش کئے۔ اور تمام مذاہب عالم کو عام چیلنج کے ذریعہ اسلام کی صداقت کا مقابلہ کرنے کے لئے مدعو کیا۔ آپ نے دیگر مذاہب کے پیروؤں کو ہر طرح غیرت دلائی۔ آپ نے فرمایا اسلام کے سوا دیگر مذاہب اس وقت روحانیت سے عاری اور خدا کے نور سے خالی ہیں لیس وقت خدا تک پہنچانے والا۔ اور انسانی پیدائش کی غرض کو پورا کرنے والا صرف اسلام ہی ہے۔ اور آپ نے علی الاعلان کہا ؎

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

پھر آپ نے نہ صرف غیرت ہی دلائی۔ بلکہ مقابلہ کے لئے ایک گراں قدر انعام بھی مقرر کیا۔ کہ اگر کوئی شخص اپنے مذہب کو اسلام کے مقابلہ میں بہتر ثابت کر دکھائے۔ اسلام کی نسبت اعلیٰ اور افضل ہونے کا ثبوت دے۔ تو نہ صرف اس کے مذہب کو اعلیٰ اور افضل تسلیم کر لیا جائیگا۔ بلکہ ایک بہت بڑی رقم بھی بطور انعام دی جائے گی۔ لیکن باوجود بار بار کی تحدی اور چیلنج کے کسی کو مقابلہ میں آکر یہ جرأت اور حوصلہ نہ ہوا۔ کہ وہ اسلام کی ان بیکراں خوبیوں اور فضائل کا مقابلہ کرے۔ جو آپ نے پیش فرمائیں۔ اور آپ کو کہنا پڑا ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

جلسۂ مذاہب لاہور

قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تمام زندگی میں تحریر و تقریر کے ذریعہ اسلام کی صداقت مذاہب غیر پر ظاہر فرمائی لیکن اللہ تعالےٰ نے اس پیشگوئی کو واضح کرنے کے لئے ایک خاص موقع بھی پیدا کیا۔ ایسا موقع جبکہ صداقت اسلام کا اظہار اس شان و شوکت سے ہو۔ کہ مخالفین بھی اس کا اقرار کر لیں۔ اور پکار اٹھیں۔ کہ واقعی آپ نے اسلام کو دنیا کے تمام مذاہب پر غالب ثابت کر دیا ؛

دسمبر ۱۸۹۶ء کے کرسمس کی تعطیلات میں لاہور میں ایک جلسہ اعظم منعقد ہوا۔ جس میں تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہب کی صداقت میں تقاریر کیں۔ ہر مذہب کے نمائندہ نے پوری کوشش کی۔ کہ اس کا مذہب اس موقعہ پر دیگر مذاہب پر غالب رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس جلسہ اعظم میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اور آپ نے اس کو منظور فرماتے ہوئے اسلام کی صداقت کے اظہار میں ایک زبردست مضمون رقم فرمایا ؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

جلسۂ اعظم کے انعقاد سے قبل جبکہ حضور اپنا مضمون تحریر فرما رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو قبل از وقت یہ خوشخبری اور بشارت دی۔ کہ تیرا مضمون تمام مضامین پر بالا اور غالب رہیگا اور اس طرح اسلام کو تمام ادیان عالم پر غلبہ حاصل ہوگا۔ حضور علیہ السلام نے اسی وقت اس بشارت اور خوشخبری کو ایک اشتہار کے ذریعہ شائع کر دیا۔ اور لکھدیا۔ کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ اس جلسہ میں میرا مضمون سب پر غالب ہوگا۔ اس اشتہار کا نام "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری" ہے اس میں آپ نے رقم فرمایا "جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا۔ اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارہ میں پڑھا جائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے۔ جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے۔ اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق و معارف درج ہیں۔ جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا۔ کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے۔ اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچ سوالوں کے جواب میں سنیگا۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا۔ اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آجائے گی۔ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف و گزاف کے داغ سے منزہ ہے۔ مجھے اس وقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس اشتہار کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے۔ کہ تا وہ قرآن مجید کے حسن و جمال کا مشاہدہ کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ ہمارے مخالفوں کا کس قدر ظلم ہے کہ وہ تاریکی سے محبت کرتے ہیں۔ اور نور سے نفرت کرتے ہیں مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے۔ کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔ اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں۔ اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی۔ اور ہرگز قادر نہ ہوں گے۔ کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھا سکیں۔ خواہ وہ عیسائی ہوں۔ خواہ آریہ۔ خواہ سناتن دھرم والے۔ یا کوئی اور۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ کہ اس روز اس کی پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا۔ کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا۔ اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطع نکلا۔ جو ارد گرد پھیل گیا۔ اور میرے ہاتھ پر بھی اس کی روشنی پڑی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا۔ وہ بلند آواز سے بولا۔ اللّٰہ اکبر خربت خیبر اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے۔ جو جائے نزول و حلول انوار ہے۔ اور وہ نور قرآنی معارف ہیں۔ اور خیبر سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں"۔

یہ زبردست پیشگوئی ایک عظیم الشان اور چمکتا ہوا نشان تھا۔ جو اسلام کی صداقت کے لئے اور اس کا غلبہ علی الادیان واضح کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ رونما ہوا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے یہ مضمون بکمال فصاحت و بلاغت کے ساتھ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لاہور کے اس جلسہ میں پڑھا۔ ۲ ½ گھنٹے تک مسلسل مضمون لوگوں کو سنایا گیا۔ لیکن ختم نہ ہوا۔ اس پر سامعین نے متفقہ طور پر یہ آواز بلند کی۔ کہ اس مضمون کو پورا کیا جائے۔ اور وقت اور بڑھایا جائے۔ لوگوں کی خواہش سے مجبور ہو کر پریذیڈنٹ جلسہ اور انتظامیہ کمیٹی نے یہ تجویز کی۔ کہ اس مضمون کی خاطر جلسہ کا ایک دن اور بڑھا دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

جس وقت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب یہ مضمون سنا رہے تھے۔ ہر شخص پر محویت کا عالم طاری تھا۔ سات آٹھ ہزار کے مجمع نے اس مضمون کو سنا۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قبل از وقت اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر شائع کر دیا تھا۔ کہ یہ مضمون سب مضامین سے بالا رہیگا۔ سننے والوں نے اقرار کیا۔ کہ یہ مضمون سب پر غالب رہا ہے۔ نہ صرف زبان سے بلکہ عمل سے انہوں نے مضمون کے غالب رہنے کا اظہار کیا۔ مجلس منتظمہ کی طرف سے مضمون کا وقت دو گھنٹے مقرر تھا۔ مگر اس کے بعد مضمون کی اہمیت اور فضیلت کو دیکھ کر اور وقت بڑھا دیا گیا۔ پھر بھی جب ختم نہ ہوا۔ تو تمام لوگوں نے جلسہ میں ایک دن زائد کرنے پر زور دیا۔ جس کو منظور کر لیا گیا۔ یہ اس مضمون کے اثر کا نتیجہ تھا۔ جو کسی اور مضمون کے وقت قطعاً ظاہر نہ ہوا۔

جلسۂ اعظم کے پریذیڈنٹ کی رائے

اس مضمون کی برتری اور فوقیت کا ایک بین ثبوت جلسہ کے پریذیڈنٹ صاحب کی وہ رائے بھی ہے۔ جو رپورٹ جلسۂ اعظم کے صفحہ ۹۰ پر درج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون کے متعلق لکھا ہے۔

"ڈیڑھ بجے میں ابھی بہت سا وقت تھا۔ کہ اسلامیہ کالج کا وسیع مکان جلد جلد بھرنے لگا۔ اور چند ہی منٹوں میں تمام مکان پُر ہو گیا۔ اس وقت کوئی سات آٹھ ہزار کے درمیان مجمع تھا۔ مختلف مذاہب و ملل اور سوسائٹیوں کے معتدبہ اور ذی علم آدمی موجود تھے۔ اگرچہ کرسیاں اور میزیں اور فرش نہایت وسعت کے ساتھ مہیا کیا گیا۔ لیکن صدہا آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا۔ اور ان کھڑے ہوئے شائقینوں میں بڑے بڑے روساء عمائد پنجاب علماء و فضلاء بیرسٹر۔ وکیل پروفیسر۔ اکسٹرا اسسٹنٹ ڈاکٹر غرضکہ اعلےٰ طبقہ کے مختلف برانچوں کے ہر قسم کے آدمی موجود تھے۔ نہایت صبر و تحمل کے ساتھ جوش سے برابر چار پانچ گھنٹے اس وقت ایک ٹانگ پر کھڑا رہنا پڑا۔ اس مضمون کے لئے اگرچہ کمیٹی کی طرف سے صرف دو گھنٹے ہی تھے۔ لیکن حاضرین جلسہ کو اس سے کچھ ایسی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ کہ موڈریٹر صاحبان نے نہایت جوش اور خوشی کے ساتھ اجازت دی۔ کہ جب تک یہ مضمون ختم نہ ہو تب تک کارروائی جلسہ کو ختم نہ کیا جائے"۔

اس کے علاوہ بہت سے اخبارات نے بھی اس مضمون کی خوبی و فضیلت کا اقرار اور اس بات کا اظہار کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون سب مضامین سے عمدہ اور بالا رہا۔ میں ان اخبارات میں سے صرف ایک انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ اس نے اپنے ۹ دسمبر ۱۸۹۶ء کے پرچہ میں لکھا۔

اس جلسہ میں سامعین کی دلی اور خاص دلچسپی میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے لیکچر کے ساتھ تھی۔ جو اسلام کی حمایت اور حفاظت کے کامل ماسٹر ہیں۔ اس لیکچر کے سننے کے لئے دور و نزدیک سے لوگوں کا ایک جم غفیر ہو رہا تھا۔ اور چونکہ مرزا صاحب خود تشریف نہیں لا سکے تھے۔ اس لئے یہ لیکچر ان کے ایک لائق شاگرد مولوی عبدالکریم سیالکوٹی (رضی اللہ عنہ) نے پڑھ کر سنایا۔ ۲۷ تاریخ کو یہ لیکچر ساڑھے تین گھنٹے تک ہوتا رہا اور عوام الناس نے نہایت ہی خوشی اور توجہ سے سنا۔ لیکن۔ ابھی صرف ایک سوال ختم ہوا۔ مولوی عبدالکریم صاحب نے وعدہ کیا۔ کہ اگر وقت ملا۔ تو باقی کا بھی سنا دوں گا۔ اس لئے ایگزیکٹو کمیٹی اور پریذیڈنٹ نے یہ تجویز کی۔ کہ ۲۹ تاریخ کا دن بڑھا دیا جائے"۔

ان امور سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ نے اسلام کو دیگر مذاہب عالم پر ایک ہی میدان میں غلبہ دیا۔ اور غیر مسلموں سے اس غلبہ کا اقرار کرایا۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی جو آپ نے جلسہ کے انعقاد سے قبل ہی اپنے مضمون کے بالا رہنے کے متعلق شائع کر دی تھی۔ پوری ہوئی۔

ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل

نظارتوں کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

ایک خط کا جواب

ایک شخص نے سٹور سے اپنے حصہ کا روپیہ واپس لینے کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا۔

اگر حضور نے یہ معاملہ ناظروں کے سپرد کر دیا۔ تو وہ لوگ جلدی توجہ نہیں کرتے۔ اور ایک محتاج بھائی کو مدت تک لٹکائے رکھتے ہیں۔ مہینے کے بعد دو لفظ جواب دے دیتے ہیں۔ کہ ابھی گنجائش نہیں۔ پھر کسی وقت غور کریں گے۔ اس طرح ان کے غور کرنے کی میعاد میں ایک لمبا زمانہ گذر جاتا ہے۔ اور حاجتمند دکھ اٹھاتا ہے۔

اس کے متعلق حضور نے لکھایا۔

"میں نہیں سمجھتا۔ کہ ناظروں کے سپرد کرنے سے آپ کی کیا مراد ہے۔ میرے نزدیک وہ لوگ آپ سے زیادہ دیانت دار اور نیک آدمی ہیں۔ باقی کام کی حقیقت اس کو معلوم ہوتی ہے۔ جو کام کرتا ہے۔ سٹور سلسلہ کا کام نہیں۔ کہ میں حکم دوں۔ اگر آپ نے یہ فقرہ دیانت داری سے لکھا ہے۔ تو ایک ماہ تک نظارت میں کام کریں۔ اگر آپ نے کوئی تبدیلی کر دی۔ تو میں سمجھوں گا آپ راستباز ہیں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت ضروری تحریک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا دیگر زبانوں میں ترجمہ کرنے کی ضرورت

اس زمانہ میں جس قدر گمراہی اور ضلالت پھیلی ہوئی ہے اس کی نظیر گذشتہ زمانوں میں پائی نہیں جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے عین ضرورت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تا دنیا کے لوگ اس تاریکی اور ضلالت سے نجات پا کر اپنے خالق حقیقی کے سچے بندے بن جائیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

میں وہ پانی ہوں کہ اترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روحانی تشنگی کو بجھا دینے والا یہ پانی اور اس گمراہی اور تاریکی کو دور کر دینے والا نور دنیا میں پھیلانے کی پوری سعی فرمائی۔ یہاں تک کہ حضرت باری تعالیٰ نے یہ سرٹیفکیٹ الہام فرمایا۔ ردّ علیہم رجل من ابناء فارس شکر اللہ سعیہٗ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشاعت دینی اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اسّی کے قریب کتب تصنیف فرمائیں۔ اور اپنے متبعین کا فرض قرار دیا کہ وہ بھی دنیا میں دین کی اشاعت کریں۔ اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنا فرض ادا کر رہی ہے۔ اور ہر سال دو لاکھ روپیہ سے اوپر مختلف شعبہ ہائے دینیہ پر خرچ ہوتا ہے مگر ابھی تک ایک کمی ہے۔ جس کی طرف بہت جلد توجہ کی جانی چاہیئے۔ اور وہ حضور علیہ السلام کی کتب مقدسہ کا دوسری زبانوں میں ترجمہ ہے۔ اس وقت اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ حضرت اقدس کی تمام کتب۔ پمفلٹ یا دیگر ملفوظات کا کم از کم تین زبانوں یعنی انگریزی۔ عربی اور فارسی میں ترجمہ ہو جائے۔ اور پھر آہستہ آہستہ دنیا کی تمام زبانوں میں ان کے تراجم شائع ہوتے جائیں۔ کیونکہ جس قدر موثر اور مفید حضور کے اپنے مبارک الفاظ ہو سکتے ہیں۔ کسی دوسرے کے الفاظ وہ اثر اور نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے۔ اور چونکہ حضور تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ ہمارا فرض اولین ہے کہ تمام دنیا تک ان کی زبانوں میں حضور کے الفاظ پہنچائیں۔

یہ خیال بہت دنوں سے میرے دل میں آ رہا ہے۔ اور یہ تحریک ہوتی رہی کہ ایک ایسی انجمن بنائی جائے۔ جو کہ اس کام کو سرانجام دینا اپنا فرض قرار دے۔ کیونکہ ہمارا موجودہ سالانہ بجٹ آمد اس قسم کے اخراجات کا ابھی متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور ضرورت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہمارا بجٹ آمد اتنا زیادہ ہو لے۔ جو ان اخراجات کو بھی مکتفی ہو سکے۔ پس جس طرح صیغہ دعوت و تبلیغ کے ماتحت تبلیغ کے کام کو وسیع اور موثر کرنے کے لئے تحریک انصار اللہ جاری ہے۔ اسی طرح اشاعت کتب کے کام کو سرانجام دینے کے لئے ناظر صاحب تالیف و اشاعت کی زیر نگرانی ایک ایسی انجمن ہو۔ جو اپنا فرض اشاعت کتب دینیہ قرار دے۔ اس انجمن کا نام انجمن اشاعت کتب دینیہ ہو۔ اور اس کے ممبران جن کی ماہوار آمدنی سو روپیہ یا اس سے اوپر ہو۔ وہ کم از کم سو روپیہ سالانہ اور سو روپیہ سے کم آمد والے پچاس روپیہ سے سو روپیہ تک حسب توفیق و اخلاص نفلی چندہ دیا کریں۔ اور اس طرح سرمایہ جمع کر کے اسے ناظر صاحب تالیف و اشاعت کی ہدایات اور مشورہ کے ماتحت تراجم کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و تراجم قرآن مجید وغیرہ پر صرف کیا جائے۔ میں نے یہ تحریک دوستوں تک پہنچانے کے لئے اور انجمن کو معرض وجود میں لانے کی کوشش کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اجازت چاہی۔ تو حضور نے کمال شفقت اور مہربانی سے دعا فرمائی۔ اور فرمایا۔ کہ "تجویز بہت مبارک ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء" اس لئے اب میں احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ اس انجمن کے ممبر بنیں۔ تا اس نیک کام کو جلد تر سرانجام دیا جا سکے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ پر کئی مالی بوجھ ہیں ذاتی بھی اور سلسلہ کے بھی۔ اور اس اقتصادی مشکلات کے زمانہ میں اور اخراجات کا اپنے ذمہ لینا یقیناً دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ مگر قابل غور امر یہ ہے کہ ہم ہزاروں روپے ہر سال کماتے ہیں۔ اور اپنے نفس یا عزیز و اقارب پر خرچ کر دیتے ہیں۔ تو کیا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار کرتے ہوئے ان ہزاروں روپوں میں سے کچھ حصہ خدمت دینی کے لئے وقف کر دینا غیور مومن کے لئے بوجھل ہو سکتا ہے۔ پھر آپ عیسائیوں کو دیکھیں کہ انہوں نے انجیل کے ترجمے دنیا کی تمام زبانوں میں شائع کر رکھے ہیں۔ ایک مومن کی غیرت کب گوارا کر سکتی ہے کہ اس کی تبلیغی کوششیں باطل پرستوں سے کم ہوں۔ ہم غریب ہی سہی۔ مگر خدا کے فضل سے ہمارے دل امیر ہیں۔ اور اس کے خاص فضلوں کے امیدوار۔ اس لئے ہم کاسر الصلیب کے روحانی فرزندوں کے لئے یہ بوجھ اٹھانا اتنا مشکل نہیں۔ ہم دم نہ لیں گے۔ جب تک کہ قرآن مجید۔ اقوالِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کے کونے کونے میں انہی علاقوں کی زبانوں میں ترجمہ کر کے شائع نہ کر لیں۔ خواہ ہمیں اس کے لئے سب کچھ ہی خرچ کیوں نہ کر دینا پڑے۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر سعادت کوئی نہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاراں کنوں بر غربتِ اسلام رحم آرید
باصحابِ نبی نزدِ خدا نسبت شود پیدا

پھر فرماتے ہیں۔ ؎

اگر امروز فکرِ عزتِ دیں در شما جوشد
شمارا نیز واللہ رتبت و عزت شود پیدا
اگر دستِ عطا در نصرتِ اسلام بکشائید
ہم از بہر شما ناگہ یدِ قدرت شود پیدا
ز بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

نیز فرماتے ہیں۔ ؎

بجو از جان و دل تا خدمتے از دستِ تو آید
بقائے جاوداں یابی گر ایں شربت شود پیدا
بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا
ہمے بینم کہ دادارِ قدیر و پاک مے خواہد
کہ باز آں قوتِ اسلام و آں شوکت شود پیدا

پھر دعا فرماتے ہیں۔ ؎

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار اُو را اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کار و بار و حالِ او جنت شود پیدا

ان اشعار میں حضور نے ہمیں مخاطب کر کے خدمتِ دین کے لئے پکارا ہے۔ اور خدا کی قسم دیکر وعدہ دیا ہے۔ کہ نصرتِ دین سے ہمیں عزت اور مرتبہ حاصل ہوگا۔ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا ہے کہ ترقی اسلام کا کام تو ہو کر رہے گا۔ ہم تو مفت میں ثواب حاصل کرنے والے ہونگے۔ پھر خادمانِ دین کے لئے ایک جامع دعا فرمائی ہے۔ ان سے بڑھ کر اور کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں۔ جن کے ذریعہ تحریک خدمت دین کی جا سکے۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب میری اس آرزو پر ضرور لبیک کہیں گے۔ اور نہ صرف خود ممبر بنیں گے۔ بلکہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھی اس کے ممبر بننے کی تحریک فرمائینگے۔ ارادہ ہے ۸ دسمبر ۱۹۳۴ء سے پہلے پہلے یہ انجمن بن جائے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس کا باقاعدہ اجلاس ہو کر عملی کام شروع کر دیا جائے۔ واللہ الموفق وھو المستعان والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ المرسلین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔ خاکسار [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی کا سفر کابل

شہر کابل کے حالات

بت خاک سے آگے بڑھے۔ تو ایک بلند مقام پر ایک قلعہ نظر آیا جس میں فوج رہتی ہے۔

چمن حضوری

اور آگے بڑھے۔ تو ہمارے دائیں طرف ایک وسیع میدان چمن کی صورت میں تھا۔ جو خوب سرسبز تھا۔ اس کو چمن حضوری کہتے ہیں۔ جو امیر حبیب اللہ خاں نے بنوایا تھا۔ اس کے ارد گرد سڑک بنی ہوئی ہے۔ اور شمالی گوشہ پر ایک عظیم الشان دو منزلہ عمارت ہے جسکو فوائد عامہ کا دفتر کہتے ہیں۔ یہاں پشاور کی سڑک ختم ہوئی۔ اور لاری اس سڑک پر آئی۔ جو بالاحصار کی طرف سے آکر شمال کو نکل جاتی ہے۔ یہ بہت وسیع اور نہایت خوبصورت سڑک ہے ٭

مینار نجات

پشاور کی سڑک کے سامنے چوک میں ایک سفید مینار نو تعمیر کھڑا ہے۔ یہی مینار نجات کہلاتا ہے۔ اس کو دیکھ کر فوراً خیال آگیا۔ کہ افغانستان کا وہ حکمران جسکو دول یورپ نے غیر معمولی حیثیت دے کر ملک میں نہایت تزک و شان کے ساتھ استقبال کیا تھا۔ مگر واپس آکر ایک چور اور ڈاکو کے مقابلہ کی جس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ دو سو کے قریب آدمی تھے۔ تاب نہ لا سکا اور بادشاہت سے مستعفی ہو کر زن و فرزند کو چوروں کے سپرد کر کے خود جان بچا کر ایسا سراسیمہ ہو کر بھاگا۔ کہ چمن میں جا دم لیا۔ وہ ایک قطرہ بھی حمیت و غیرت افغانیہ کا نہ رکھتا تھا۔ ورنہ زندہ رہ کر وہ کس طرح گوارا کر سکتا تھا۔ کہ وہ ملک اور قوم اور رعایا کو اپنے خاندان کے زن و فرزند اور ان کے املاک کو ڈاکوؤں کے سپرد کر دے۔ اور خود اپنی جان کو بچانا ہی غنیمت جانے ٭

نجات دہندۂ کابل

آخر کار غیرت خداوندی نے جوش مارا۔ اور بیمار اور کمزور سپہ سالار محمد نادر خاں فرانس سے قوم اور وطن کی حمیت کے سبب سے پشاور پہنچا۔ اور خالی ہاتھ مگر خدا کے فضل کو شامل حال لے کر اپنے تین چار بھائیوں کی معیت میں سرحد افغانستان میں کرم کے راستہ داخل ہوا۔ اور علی خیل میں قیام کیا۔ اور چند ہی دنوں میں افغانستان کے پایۂ تخت کو ڈاکوؤں کے قبضہ سے نکال لیا۔ یہ منارہ اس واقعہ کی یادگار ہے۔ خدا تعالےٰ نے ایک غیور ہستی کو اعلیحضرت نادر شاہ بنا دیا۔ ایک دفعہ بچہ سقہ کے مظالم کے وقت افغانستان زبان حال سے پکارا۔ کہ آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ کہ ملک کو بچہ سقہ سے نجات دلائے۔ خدا تعالےٰ نے اس دردناک پکار کو سنا۔ اور اعلیحضرت کو فرانس سے بھیجا۔ اور وہ ناجی وطن ثابت ہوا۔ دوسری دفعہ جب ایک غدار وطن عبد الخالق نے اعلیٰحضرت کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ تو ہر قوم شناس اور بہی خواہ قوم و وطن کے مونہہ سے بے ساختہ نکلا۔ کہ آہ نادر شاہ کہاں گیا۔ جس نے برباد شدہ حکومت کو بحال کیا۔ اور ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچایا تھا۔ اس طرح خدا کی وحی جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ۱۹۰۵ء میں نازل کی تھی۔ اور جس میں افغانستان میں نادر خاں کو نادر شاہ بنانے کی خوشخبری دی تھی۔ پوری ہوئی ٭

نمائش گاہ

ہم منارہ نجات سے گزر کر اس کشادہ سڑک پر پہنچے۔ جو قریباً ۷۰ فٹ چوڑی ہے۔ اور اس کے دونوں طرف درختوں کی قطار ہے۔ مغرب کی طرف ایک لمبی قطار ایک دو منزلہ بلڈنگ کی ہے۔ جس کے نیچے دوکانات اور اوپر بالاخانے ہیں۔ اسی عمارت کی زیرین منزل کی دوکانات میں صنعتی نمائش تھی۔ جس میں روس۔ جرمنی۔ جاپان۔ ہندوستان۔ ترکستان۔ اور افغانستان وغیرہ کا سامان بغرض نمائش موجود تھا۔ یہ عمارت قریباً دو فرلانگ طول میں ہے۔ اس عمارت سے آگے مغرب کی طرف ایک وسیع احاطہ میں عید گاہ ہے۔ اس سے آگے کچھ خام عمارت ہے۔ اور پھر دریائے کابل جس کے پل کے سامنے ایک نہایت خوبصورت دروازہ بنایا گیا تھا۔ اس پر جشن استقلال کے یادگاری کتبے تھے۔ اور مصنوعی گھاس کے اندر رنگدار بجلی کے ہنڈے تھے جو رات کو نہایت خوبصورت نظر آتے۔ دروازہ پر افغانی علم لہرا رہے تھے۔ یہاں سے منارۂ نجات تک نہایت کثرت سے روشنی کے دو طرف لاکھوں کی تعداد میں ہنڈے لٹک رہے تھے۔ جو سر شام روشن کئے جاتے تھے۔ اسی طرح چمن حضوری کے وسیع احاطہ کے گرد بھی روشنی کا عمدہ انتظام تھا ٭

گمرگ

دریائے کابل سے گزر کر چار طرف راستہ جاتا ہے اور اسی جگہ ایک گھنٹہ گھر ہے۔ یہاں سے ایک سڑک ارک شاہی یا محلات شاہی کو جاتی ہے۔ جو ارک کے سامنے سے گزر کر اس بڑے دروازہ میں داخل ہو جاتی ہے جسکو دروازہ نقار خانہ کہتے ہیں۔ اس کے بائیں طرف کابل ہوٹل۔ بازار شاہی وزراء کے دفاتر اور محلات کو راستہ جاتا ہے۔ دوسری طرف بازار میں سے ہو کر پل خشتی اور لب دریا کو راستہ نکلتا ہے۔ دوسری سڑک طیارہ گاہ کو جاتی ہے۔ تیسری سڑک کابل شہر سے باہر وہ افغاناں اور شیرپور چھاؤنی کو اور چوتھی دریا کے کنارے شہر کو اور پل خشتی کی طرف نکل جاتی ہے۔ اس سڑک کے بائیں طرف میدان میں گمرگ کی عظیم الشان عمارت ہے جس میں پشاور اور دوسرے ملک سے آمدہ لاریاں سیدھی داخل ہو جاتی ہیں۔ اور وہاں سے کابل آتے جاتے کسٹم کا حساب کیا جاتا ہے ٭

سرائے عبد الرحمن

ہم یہاں سے لاری سے اترے۔ اور سامان لے کر سیدھے سرائے عبد الرحمن آئے۔ یہ لب دریا ایک عظیم الشان سرائے ہے۔ جہاں سے لاریاں پشاور۔ مزار شریف۔ چارہ کار غزنی اور قندھار بڑی کثرت سے آتی جاتی ہیں۔ اس کے پاس ہی کابل ہوٹل ہے ٭

کابل ہوٹل

کابل ہوٹل عظیم الشان عمدہ اور خوبصورت عمارات میں جو دو منزلہ ہیں واقع ہے۔ سارا انتظام انگریزی طرز پر ہے۔ اور نئی روشنی کے لوگوں کے واسطے بہت عمدہ انتظام ہے۔ گورنمنٹ کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ جشن کے ایام میں تیسری عمارت بھی اس کے واسطے فارغ کی گئی تھی۔ جو امیر عبد الرحمان کے مقبرہ کے باہر لب سڑک واقع ہے۔ بیروں۔ خانساموں اور خدمتگاروں کا خوبصورت سفید سوٹ تھا۔ اور خدمتگار خوب چست و چالاک تھے۔ اس ہوٹل کی روزانہ شرح خوراک اور خرچ بود و باش چنداں گراں نہ تھا ٭

بازار اندرابی

بازار اندرابی کے سامنے دریائے کابل گزرگاہ نامی موضع سے ہو کر شہر کابل میں داخل ہوتا ہے۔ جس کے دونوں کنارے آٹھ دس فٹ بلند ہیں۔ اور پختہ بنائے گئے ہیں۔ خوب چوڑی سڑک ہے۔ اس کے شمال کی طرف یورپ کی طرز پر نئی دو منزلہ عمارات بنی ہوئی ہیں۔ اور یہ سب اعلیٰحضرت نادر شاہ کی سعی بلیغ کا نتیجہ ہیں۔ کابل کے شہر کی رونق اس بازار نے دو چند کر دی ہے۔ مغرب کی طرف اس سڑک سے دو پہاڑیاں ہیں۔ دائیں طرف جس کے مشرق کے دامن میں وہ افغاناں آباد ہے۔ اور مغرب کی طرف دامن کوہ میں دار الغرب آرسنل دار الصناعت اور رفیقی سینی ٹوریم ہے۔ جو اعلیٰحضرت نادر شاہ نے سل کی بیماری سے صحتیاب ہونے کے شکریہ میں ڈاکٹر رفیقی ترک کے نام پر قائم کیا تھا۔ جس میں سل و دق کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے۔ اس کا مقام و قوع نہایت صحت افزا ہے۔ اسی سڑک پر اتصال سڑک دار الامان پر چوک میں سردار عبد الوکیل خان سپہ سالار افواج افغانیہ کی یاد میں منار قائم ہے۔ جسے بچہ سقہ کے ساتھیوں کی سزا دہی کے وقت کوہ دامن کے باغیوں نے قتل کر دیا تھا ٭

سیر دار الامان

یہاں سے دار الامان کیطرف راستہ جاتا ہے۔ جو نہایت وسیع سڑک ہے۔ اس کے دونوں طرف سفیدہ کے بلند قامت درخت دو دو فٹ کے فاصلہ پر کھڑے ہیں۔ اور دونوں طرف پانی کی نالیاں چلتی ہیں۔ دونوں طرف چھ چھ فٹ پیادہ چلنے والوں کے راستے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ پھولوں کی کیاریاں ہیں۔ جن میں انگریزی پھول لگے ہیں۔ ان کے دونوں طرف دور دور تک وسیع کھیت ہیں۔ جن میں مختلف وزراء اور امراء کے دفاتر اور

311
Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں قانونِ امتناعِ تمباکو

کئی برس ہوئے۔ پنجاب کونسل میں ایک "قانونِ ممانعت تمباکو فروشی" پاس ہوا تھا۔ جس کی رو سے سولہ برس کے بچوں کے ہاتھ تمباکو فروخت کرنا یا فروخت کرنے کی کوشش کرنا یا ان کو دینا یا دینے کی کوشش کرنا جرم قرار دیا گیا تھا لیکن افسوس ہے۔ کہ اس قانون کی آج کل پروا نہیں کی جاتی۔ اور تمباکو فروشی اور سگرٹ نوشی چھوٹے بچوں میں بدستور جاری ہے۔ خصوصاً نوجوانوں میں یہ عادت روز بروز جڑ پکڑتی جاتی ہے۔

اقتصادی لحاظ سے بھی تمباکو نوشی ایک غیر منفعت بخش تجارت ہے۔ کیونکہ اس سے حسن کارکردگی پر کوئی خوشگوار اثر نہیں پڑتا۔ نیز اہل ہند ہر سال پونے تین کروڑ روپے کا تمباکو باہر سے منگواتے ہیں۔ اور یہ روپیہ ضائع ہو جاتا ہے۔ پھر سیگرٹ نوشی اخلاقی طور پر نہایت تباہ کن ہے۔ کیونکہ اس سے بہت سی دوسری خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان نقصانات کے پیش نظر یہ نہایت ہی افسوسناک ہے کہ پنجاب کا قانونِ امتناعِ تمباکو حوالہ طاق نسیاں کر دیا گیا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ گورنمنٹ کو اس قانون میں زندگی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور اس میں یہ ترمیم کرنے کی تحریک کی جائے۔ کہ نوجوانوں کی عمر سولہ سال سے اٹھارہ سال تک بڑھا دی جائے۔ کیونکہ یہی عمر ہے جو ہندوستان میں نشوونما کی عمر شمار کی جاتی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا۔ "الفضل" میں کسی صاحب نے تحریک کی تھی۔ کہ احمدی احباب تمباکو نوشی بالکل ترک کر دیں۔ یہ نہایت ہی مبارک تجویز تھی۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ احمدی نوجوانوں نے اس تحریک پر کس حد تک عمل کیا۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا۔ کہ امتناعِ تمباکو کے قانون کی موجودگی میں اس تحریک کو زور شور سے پھیلانا چاہیئے۔ اور جس قدر ممکن ہو۔ اس مذموم عادت کا قلع قمع کرنا چاہیئے۔

اگلے دن لاہور میں بھاٹی دروازہ کے قریب میں نے ایک نوجوان دیکھا۔ کہ سیگرٹ پینے والے ایک نوجوان کو راستہ روک کر کہہ رہا تھا کہ اسے سیگرٹ نوشی ترک کر دینی چاہیئے۔ بعد میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ چند نوجوانوں نے یہ مستحسن ڈیوٹی اپنے ذمہ لی ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی اور میں نے چاہا کہ یہی طریقہ احمدی احباب کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اور احمدیوں میں سیگرٹ نوشی بند کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ عبدالرحیم شبلی بی کام از لاہور

جماعت احمدیہ نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ ستمبر کا یوم التبلیغ احمدی جماعتوں نے ہر جگہ کامیابی کے ساتھ منایا۔ اور عمدگی کے ساتھ فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کی کوشش کی۔ ذیل میں موصولہ اطلاعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بالیسر

یہاں خدا کے فضل سے یوم التبلیغ بڑی اچھی طرح منایا گیا۔ شہر کے شرفاء کے طبقہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کی گئی۔ سید محمد حسن

مالابار

۳۰ ستمبر کو یوم التبلیغ منانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تمام جماعتوں کو ہدایات دیدی گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالابار میں یہ تبلیغی دن ایک نظام اور کوشش سے منایا گیا۔ صبح سے لے کر شام تک تمام افراد جماعت تبلیغ میں مشغول رہے ٹریکٹ بکثرت تقسیم کئے گئے۔ احمدی مستورات نے بھی اس میں حصہ لیا۔ عبداللہ مالاباری

کھاریاں ضلع گجرات

تمام افراد جماعت نے سرگرمی سے یوم التبلیغ منایا۔ بعض افراد نے اردگرد کے دیہات میں جا کر اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کی تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ (جنرل سیکرٹری)

خیبر نگر

تمام دن صداقت احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ علاوہ تقریری تبلیغ کے ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ جن کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ عبدالواحد سیکرٹری

ہری پور (ہزارہ)

ہم یہاں صرف دو احمدی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے تبلیغ میں پورا حصہ لیا۔ اور شہر کے ہر محلہ میں تبلیغ کی۔ مدارس کے لڑکوں اور مدرسوں کو بھی تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ مبارک احمد احمدی

کلکتہ

یوم التبلیغ سے ایک دن پیشتر احباب جماعت کے سامنے صداقت مسیح موعود علیہ السلام اور پیشگوئی مرزا احمد بیگ صاحب کے متعلق ایک تقریر کی گئی۔ ۳۰ ستمبر کو کلکتہ شہر اور مضافات کے بارہ حصے مقرر کر کے ان میں تبلیغ کی گئی۔ شہر کے معزز طبقہ میں تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ جن کی تعداد ۲۰۰۰ کے قریب ہے۔ ایک اشتہار بنگالی زبان میں تھا۔ جس کا عنوان "مہدی آگیا" تھا۔ بعض لوگ ہمارے پاس تحقیق کے لئے آ رہے ہیں۔ تقریباً تین ہزار نفوس کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ محمد حسین خان سیکرٹری تبلیغ

لاہور چھاؤنی

تمام جماعت کو گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ جنہوں نے اپنے رشتہ داروں اور دوسرے لوگوں میں تبلیغ کی۔ صدر بازار اور دیگر بازاروں میں بھی تبلیغ کی گئی۔ ۳۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے
فضل الدین احمدی

میاں گاؤں۔ سی۔ پی

ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت۔ آپ کی پیشگوئیاں۔ وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ اور مسلمانوں کی حالت پر تقریریں کی گئیں۔ تقریروں کا اثر خدا کے فضل سے بہت عمدہ رہا ہے۔ عبدالحی سیکرٹری

فیض اللہ چک

مرکزی ہدایات کے ماتحت انصار اللہ و دیگر اصحاب نے بڑی کوشش سے تبلیغ کی۔ ہر ایک احمدی نے اپنے اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔ اور جن کے رشتہ دار یہاں نہ تھے۔ انہوں نے دوسرے غیر احمدیوں میں تبلیغ کی۔
عبدالرشید ارشد سیکرٹری

صوبہ بہار

اس صوبہ میں مختلف مقامات بھاگلپور۔ موضع لورینی۔ جمگاؤں۔ مونگھیر۔ خان پور۔ ملکی۔ آرہ۔ بہار شریف۔ آرٹھا۔ نرکٹیا گنج۔ اور بیگو سرائے میں تبلیغ کی گئی۔ ان تمام جماعتوں نے اپنے اپنے شہر اور دیہات میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب تبلیغ کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو پورے زور سے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ تبلیغی ٹریکٹوں کی بھی کثرت سے اشاعت کی گئی۔ بعض علاقوں میں اس دن ڈاک کے ذریعہ دوستوں کو ٹریکٹ روانہ کئے گئے۔ اس تبلیغ کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت عمدہ اثر رہا۔ امیر الدین احمد سیکرٹری

موسیٰ بنی مائنز (بہار)

احباب جماعت نے یوم التبلیغ کو شام تک تبلیغ کی۔ شام کے بعد بعض غیر احمدیوں کو دعوت دی گئی۔ اور انہیں تبلیغ کی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ لوگوں پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ فیاض الدین احمد سیکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتیں اپنے اپنے بجٹ نوٹ کرلیں

جائنٹ ناظر صاحبان کی طرف سے جن جن جماعتوں کے بجٹ مکمل ہو کر دفتر ہذا میں موصول ہوئے ہیں۔ وہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ عہدہ داران جماعت اپنی اپنی جماعت کے بجٹ کو نوٹ فرمالیں۔ اس بجٹ میں چندہ عام و حصہ آمد سال رواں اور بقایا سال گذشتہ ۳۴-۱۹۳۳ء شامل کر کے سنہ رواں کا بجٹ قائم کیا گیا ہے۔ اس بجٹ کی رقم کو جو کسی جماعت کے نام کے سامنے لکھی گئی ہے۔ ۳۰ اپریل ۳۵ء تک پورا کرنا ہے۔ اگر کوئی بات دوران سال میں قابل ترمیم بجٹ پیدا ہو۔ تو مفصل وجوہات کے ساتھ ناظر بیت المال کو مطلع فرمائیں۔ جس پر بعد غور مناسب ترمیم کر کے اطلاع کردی جائیگی اس کے علاوہ جن جماعتوں کے بجٹ شائع نہیں کئے گئے۔ وہ ابھی تک جائنٹ ناظر صاحبان کی طرف سے مکمل ہو کر نہیں آئے۔ ان کی طرف سے موصول ہونے پر بعد میں شائع کئے جادیں گے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ تشخیص ۳۵-۱۹۳۴ء	بقایا ۳۴-۱۹۳۳ء	کل بجٹ سال رواں
	حلقہ ۲ ضلع سیالکوٹ			
۱	سیالکوٹ شہر و گوہد پور	۲۶۵۸/-	۹۸/-	۲۷۵۶/-
۲	گورد وال۔ بھبڑ تانوالہ	۵۳/-	-	۵۳/-
۳	ڈسکہ	۳۲۲/-	۹۵/-	۴۱۷/-
۴	موٹھی والہ	۱۰۵/-	۶۴/-	۱۰۹/-
۵	گھنو کے ججہ	۳۷۹/-	-	۳۷۹/-
۶	عزیز پور ڈوگری	۳۱۵/-	-	۳۱۵/-
۷	کھیوہ باجوہ	۱۸۲/-	۴۸/-	۲۳۰/-
۸	بن باجوہ	۱۵۰/-	-	۱۵۰/-
۹	قلعہ صوبا سنگھ	۲۴۳/-	-	۲۴۳/-
۱۰	گھٹیالیاں	۴۴۱/-	-	۴۴۱/-
۱۱	چونڈہ	۲۲۹/-	۵۰/-	۲۷۹/-
۱۲	چانگریاں ودانگا	۴۱۵/-	-	۴۱۵/-
۱۳	منڈیکے بیریاں	۶۲/-	۲۳/-	۸۵/-
۱۴	رائے پور۔ قادر آباد	۲۲۶/-	۲۲۰/-	۴۴۶/-
۱۵	ٹھروہ	۱۴۰/-	۱۰۸/-	۲۴۸/-
۱۶	بھکوٹی	۶۰/-	-	۶۰/-
۱۷	بہلول پور	۱۶۳/-	۱۶/-	۲۷۹/-
۱۸	بوبک سرائی	۳۰/-	-	۳۰/-
۱۹	مالو کے بھگتے	۶۸/-	۴۳/-	۱۱۱/-
۲۰	عینو والی	۸۶/-	۵۶/-	۱۴۲/-
۲۱	نارووال	۱۶۱/-	۷۷/-	۲۳۸/-
۲۲	دھنی دیو	۳۱/-	-	۳۱/-
۲۳	عینو باجوہ ننگے پور۔ دھرگ	۷۷/-	-	۷۷/-
۲۴	چندر کے منگولے	۱۸۳/-	۲/-	۱۸۵/-
۲۵	قلعہ نانوالی۔ میانوالی۔ کوٹ باجوہ	۴۱۰/-	۳/-	۴۱۳/-
۲۶	ہیڈ مراڑہ۔ چوکپور	۲۶۸/-	-	۲۶۸/-
	حلقہ ۳ ضلع امرتسر			
۱	امرتسر شہر	۲۳۸۴/-	۶۵۴/-	۳۰۳۸/-
۲	بھڈیار	۶۵/-	-	۶۵/-
۳	محلانوالہ	۳۷/-	-	۳۷/-
۴	اجنالہ	۵۹/-	۱۲/-	۷۱/-
۵	ددجرائی گلانوالی	۵۸/-	۱۷/-	۷۵/-
۶	چک سکندر مجیٹھہ	۱۱/-	۵/-	۱۶/-
۷	کرٹیاں	۴۷/-	-	۴۷/-
۸	بھوماں وڈالہ	۴۸/-	-	۴۸/-
۹	رامداس	۷۶/-	۶/-	۸۲/-
۱۰	سوتلہ	۳۲/-	-	۳۲/-
۱۱	بہمہ	۲۵/-	-	۲۵/-
۱۲	ڈیرووال	۹۰/-	-	۹۰/-
	حلقہ ۵ ضلع شیخوپورہ			
۱	قلعہ شیخوپورہ۔ شہر	۹۲۶/-	۱۰۵/-	۱۰۳۱/-
۲	شاہدرہ	۳۱۳/-	۳۳۳/-	۶۴۶/-
۳	بھینی	۱۲۷/-	-	۱۲۷/-
۴	کرم پورہ	۱۶۷/-	۵۳/-	۲۲۰/-
۵	شاہ مسکین	۴۲۲/-	-	۴۲۲/-
۶	ننکانہ صاحب	۳۲۷/-	-	۳۲۷/-
۷	چک چہور نمبر ۱۱۷	۳۶۳/-	-	۳۶۳/-
۸	پنڈی چری	۱۰۳/-	-	۱۰۳/-
۹	سیدوالہ	۲۱۰/-	۸۴/-	۲۹۴/-
۱۰	دوست پور	۶۷/-	-	۶۷/-
۱۱	چک نمبر ۹۔ آہنہ	۶۳۶/-	۳۱۰/-	۹۴۶/-
	حلقہ ۷ ضلع لائل پور			
۱	لائل پور	۱۶۱۹/-	۹۴۰/۹/۹/-	۲۵۵۹/۹/۹/-
۲	کتھووالی چک نمبر ۳۱۲	۸۸/-	۷۵/۹/۰	۱۶۳/۹/۰
۳	دھنی دیو نمبر ۳۲۲	۲۲۰/-	۳۲/۱۲/۰	۲۴۲/۱۲/۰
۴	گوجرہ	۳۷۴/-	-	۳۷۴/-
۵	گوکھووال نمبر ۲۷۲	۱۷۹/-	۷۶/۶/-	۲۵۵/۶/-
۶	کلیانپور نمبر ۲۴۳	۱۱۲/-	۱۰/۱۰/-	۱۲۲/۱۰/-
۷	جڑانوالہ	۴۰۱/-	-	۴۰۱/-
۸	احمد آباد نمبر ۵۵۹	۷۲/-	۵۸/-	۱۳۰/-
۹	بہلول پور نمبر ۱۲۷	۲۹۲/-	-	۲۹۲/-
۱۰	بھرٹ چک نمبر ۴۳۸	۴۱۳/-	-	۴۱۳/-
۱۱	چک نمبر ۴۹۲	۷۰/-	۹/-	۷۹/-
۱۲	چک شیر کا نمبر ۲۷۸ / ۲۳۴	۹۵/-	۳۱/۱۱/۰	۱۳۶/۱۱/۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے نظیر موقعہ نادر موقعہ
لوٹ پڑ گئی

ایسا نادر موقعہ شاید ہی اور ملے۔ احباب کی بے درد گاری اور کساد بازاری کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے احباب کی خاطر اپنی ادویات میں خاص طور پر رعایت کر دی ہے۔ تاکہ ضرورتمند احباب اس قیمتی اور نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ رعایت صرف اکتوبر سے نومبر کی ۹ تاریخ تک ہو گی امید واثق ہے۔ کہ احباب اس نادر موقعہ کی قدر کریں گے۔

دواخانہ ہذا کے سرپرست اور نگران حضرت مولانا مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔ ان کی زیر نگرانی سب ادویات صحیح اور مکمل اور پوری احتیاط اور طبی طریق پر تیار کئے جاتے ہیں۔

رعایت مندرجہ ذیل ہے۔

محافظ اٹھرا گولیاں۔ قیمت فی تولہ۔ مکمل خوراک لعہ رعایتی فی تولہ ۱۴؍ مکمل خوراک لعہ

خدا کی نعمت (نرینہ اولاد) مکمل خوراک قیمت اصلی ۱۶ ۔ رعایتی صہ

حب راحت اکسیر حیض قیمت اصلی ۲ رعایتی ۱۲

سفوف نادر اکسیر جریان قیمت اصلی ۲ ۱۲

سفوف سیلان الرحم برائے طمث قیمت اصلی ۲ ۱

حب مقوی اعصاب قیمت اصلی پچیس گولیاں ۲ عہ

منجن دندان قیمت فی شیشی ۱۰ ۶

سرمہ نور افزا قیمت اصلی فی تولہ ۱ عہ

حب رحمانی طاقت کی گولیاں قیمت اصلی فی شیشی ۳ صہ

نوٹ:۔ ہر ایک ادویات میں رعایت کی گئی ہے

ملنے کا پتہ:۔ **عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز**

دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب ضلع گورداسپور

چمڑے کا بہترین مال

ہمارے ہاں ہر قسم کے کروم لیدر و دیگر سامان جوتا و ہر قسم کے ولایتی۔ امریکن اور جرمن لیدر مل سکتے ہیں۔ ہر قسم کے چمڑے کے بوٹ۔ شوز۔ جاپانی و کلکتہ کے تیار شدہ بہت ہی مناسب قیمت پر اور معمولی کمیشن پر ارسال ہونگے۔ آزمائش ضروری ہے۔

ملنے کا پتہ

دوست محمد اینڈ کمپنی ۴۵ بینٹنک سٹریٹ کلکتہ

ادویات رجسٹرڈ
پیام شفاء

حیرت (رجسٹرڈ) ناسور۔ بھگندر۔ ناسور۔ ورم۔ بدگوشت۔ خون اور پیپ کو زائل کر کے نیا عمدہ گوشت پیدا کرتا ہے۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو جما کر مضبوط اور سفید کر دیتا ہے۔ منہ کے جملہ امراض میں یہ عرق تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت شیشی خورد عہ شیشی کلاں ۲ علاوہ محصولڈاک

ماسک (رجسٹرڈ) شکر کو بند کر کے اور پیشاب کو اعتدال پر لا کر معدہ۔ گردے۔ اور مثانہ و دیگر اعضائے بول کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر مادہ کا انجماد کر کے زائل شدہ قوت مردمی کو عود کر لاتا ہے۔ نیز قبض کشا ہے۔ قیمت پندرہ خوراک (۲ روپے) علاوہ محصولڈاک۔ مذکورہ بالا ادویہ کے علاوہ مردوں اور عورتوں کے پوشیدہ امراض۔ تکالیف پیشاب و گرمی برص۔ گردے اور مثانہ سے ذریعہ پیشاب پتھری و ریت کا اخراج نیز ریاحی شکایات کے مستقل دفعیہ کی بیضرر۔ اور سو فیصدی فائدہ بخش ادویہ ہمارے خاندانی مجربات میں سے ہیں۔ جن کو نامور اطباء و ڈاکٹر صاحبان اپنے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں۔ ضرورتمند اصحاب طلب فرما کر ایک مرتبہ ضرور آزمائش کریں۔ امراض کی تفصیل اور ادویہ کے اثرات معلوم کرنیکے لئے حسب ذیل پتہ سے "پیام شفاء" مفت طلب کریں

حکیم نور احمد قریشی پروپرائٹر پیام شفاء دواخانہ پیام شفاء فراشخانہ دہلی

دوکان نمبر سرمہ ممیرا

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا چلا آیا ہے۔ اپنی خوبی میں بہت شہرت پا چکا ہے اس کے استعمال سے بہت لوگوں نے گواہی دی ہے۔ کہ ان کی عینکیں بوجہ نظر تیز ہونے کے بے کار ہو گئی ہیں۔ یہ سرمہ گکردوں کے لئے ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ نظر کی کمزوری آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ خارش وغیرہ ہو۔ غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔

سرمہ قسم خاص۔ فی تولہ ۲ روپے۔ سرمہ درجہ اول فی تولہ ۲ درجہ دوم فی تولہ عہ گندی ممیرا اصلی عہ فی تولہ۔ ست سلاجیت درجہ اول عہ درجہ دوم ۸ ۔ ۔

محمد نور کابلی۔ قادیان پنجاب

دوا کیجئے دُعا کیجئے
صحت دولت ہے

ہومیوپیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں۔ اس میں قوت شفا بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ ہے۔ قلیل دوا۔ زیادہ فائدہ۔ روپوں کا کام پیسوں سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات۔ ہزاروں بار تجربہ شدہ زود اثر بے ضرر بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی۔ انجکشن کے برے اثرات اور اپریشن کی تکلیف سے نجات دینے والی۔ دنیا میں مقبول۔ مایوس العلاج مریض بفضل خدا صحتیاب ہوئے ہیں۔ کوئی مرض ہو کیفیت پوری لکھیے۔ شافی خدا ہے۔ امراض مستورات اور امراض مخصوصہ مردمان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ دیرینہ و پیچیدہ و گندہ امراض میں ہومیوپیتھک ادویات بمقابلہ دیگر ادویات بہت جلد کام کرتی ہیں۔ بواسیر خونی ۲ دمہ ۲ کنٹھ مالا ۲ گٹھیا ۲ ناسور عہ پرسوت ۲ باد گولہ ۲ پرکان ۲ تلی ۲ سیلان الرحم ۲ ذیابیطس ہیضہ ۲ سفید داغ صہ ہر مرض سوکھا عہ دق ۲ جریان عہ منجن دندان فی اونس عہ مقویات فی اونس ۲ محصول ڈاک علاوہ

ایم ایچ احمدی ہومیوپیتھ چتوڑ گڑھ میواڑ

گھر بیٹھے انگریزی سیکھئے

جناب سید صادق علی صاحب ٹیچر اینگلو مڈل سکول ڈھلواں فرماتے ہیں "بہت شہروں سے انگلش ٹیچر منگا کر پڑھے لیکن ناکام رہا۔ پھر کسی اخبار سے جدید انگلش ٹیچر کا اشتہار پڑھکر اسے منگوایا۔ سبحان اللہ بڑے اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے صبح و شام میرا وظیفہ ہے۔ اور دن بدن لیاقت بڑھ رہی ہے۔ واقعی گم شدگان راہ انگریزی کو خضر راہنما ہے۔" قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ اگر انگریزی گرامر گفتگو۔ ترجمہ۔ اور خط و کتابت میں بہت جلد لائق بننا ہو تو کل قیمت واپس۔

قمر برادرز (الف) شملہ

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بابو راجندر پرشاد صدر انڈین نیشنل کانگرس نے ۲۶ ؍ اکتوبر کو بمبئی سیشن میں صدارتی ایک طویل ایڈریس پڑھا جس میں بیان کیا کہ گاندھی جی کے ریٹائر ہونے کا خیال میرے لئے دکھ کا باعث ہے۔ لیکن میں ان سے اتفاق کرتا ہوں اس امید کے ساتھ کہ ان کا فیصلہ ان کے آتما کی آواز ہے۔ میرے نزدیک سچائی۔ عدم تشدد اور کھدر ایسے گونہ طاقت کا مجموعہ ہیں۔ جن کو عمل میں لا کر ہم اس پروگرام کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔ جسے ہم نے کراچی کانگرس میں منظور کیا تھا۔ وائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ در حقیقت ہندوستان کو آگے لے جانے کی بجائے پیچھے لے جانے والے ہیں۔ انہیں تباہ کرنا ہندوستانی قوم کا پہلا فرض ہے۔ گورنمنٹ نے اگرچہ کانگریس کی تحریک کو مٹانا چاہا مگر یہ مٹ نہ سکی۔ صدر کانگرس اور دیگر سرکردہ کانگرسیوں کو گرفتار کیا گیا۔ اور ہر طرح سے کانگریس کی تحریک کو تباہ کرنا چاہا۔ لیکن قوم نے استقلال سے کام کیا۔ زمانہ اور دنیا کی طاقتیں اس جنگ آزادی میں ہماری مددگار ہیں ایشور بھی ہماری پشت پر ہیں۔ ہم نہتے لوگ ستیہ آگرہ کے ہتھیار سے ایک ایسی گورنمنٹ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ جو سائنس کے ایجاد کردہ جدید تباہی خیز آلات سے مسلح ہے۔ پسپا ہونا ہم نے سیکھا ہی نہیں۔ منزل مقصود بالکل صاف ہے سامنے نظر آ رہی ہے۔ یہ خیال نہ کیجئے کہ کونسلوں میں کچھ کرنے سے ہم سوراجیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ وہاں ہمیں صرف اتحاد دکھانا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی ملک کو منظور نہیں۔ ہمیں اچھی طرح یاد رکھ لینا چاہیئے۔ کہ آزادی تب ہی مل سکتی ہے۔ جب اس کی قیمت ادا کی جائے۔ اس وقت تک جو قیمت ہم نے ادا کی ہے اور ہم میں سے ایک ایک نے جو جو قربانیاں کی ہیں ان پر ہمیں فخر ہے لیکن اس کے باوجود میں کہتا ہوں کہ ابھی ہمیں بہت قیمت ادا کرنا ہے۔ ہماری فتح کا طریقہ صاف ہے۔ اور سرگرم متحرک بلا تشدد اجتماعی کارروائی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ہم ایک دن ناکام رہیں۔ لیکن کسی دن ہم ضرور کامیاب ہونگے۔ ہمیں ان مشکلات سے جو ہمارے سامنے آئیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ نہ ہی خوف اور رعایت سے اپنے سیدھے راستے سے ادھر ادھر ہونا چاہیئے۔ ہمارے ہتھیار بے نظیر ہیں۔

بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس نے بمبئی سے ۲۵ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق کہا مجھے فخر ہے کہ میں بمبئی کانگرس کی صدارت کر رہا ہوں۔ کیونکہ سول نافرمانی کی جنگ میں اس شہر نے دوسروں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اس جانباز شہر کے پلیٹ فارم سے میں ہندوستان کے ووٹروں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ کانگرس کے جھنڈے کو بلند رکھیں۔ اور انتخاب میں اس کے امیدواروں کو ووٹ دیں۔

کمال پاشا صدر انگورا سے ۲۳ ؍ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق آئندہ موسم بہار میں ایران جائیں گے اس دورے کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کرنا ہے

اخبار زمیندار کے متعلق سری نگر سے ۲۴ ؍ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دربار کشمیر نے اس کا داخلہ حدود ریاست میں ممنوع قرار دیدیا ہے۔

لاہور سے ۲۵ ؍ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سر سکندر حیات خاں ریونیو ممبر پنجاب گورنمنٹ کے ریزرو بنک کے ڈپٹی گورنری کے عہدہ پر چلے جانے سے گورنر پنجاب کی ایگزیکٹو کونسل میں جو جگہ خالی ہوگی۔ اس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سر فضل حسین کو مقرر کیا جائیگا۔

مالویہ جی نے بمبئی سے ۲۴ ؍ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق گاندھی جی سے درخواست کی کہ وہ کانگریس سے علیحدہ نہ ہوں۔ اور کہا کہ آپ نے ہمیں جنگ کرنا سکھایا ہے اب ہمیں چھوڑ کر کہاں جاتے ہیں۔ گاندھی جی نے جواب میں کہا۔ کہ میں اتنا کمزور ہو گیا ہوں۔ کہ اپنے کندھوں پر کانگریس کا بار نہیں اٹھا سکتا۔ ایک اندھے کی طرح میں روشنی کی تلاش کر رہا ہوں . . . میں کانگریس کے لئے بے فائدہ ہوں۔ میں جا رہا ہوں مجھے جانے دو۔

پنجاب کونسل کے اجلاس رواں میں انسداد گداگری کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا۔ جسے رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا جانا منظور ہو گیا ہے۔ گداگری کا مسئلہ اقتصادی پہلو بھی رکھتا ہے۔ اور اخلاقی بھی اس پر ان دونوں پہلوؤں سے غور کیا جانا چاہیئے۔

ریاست حیدرآباد کے متعلق آریہ سماجی خواہ مخواہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ پچھلے دنوں انہوں نے یہ افواہ اڑائی تھی۔ کہ ریاست میں انہیں دھرم پرچار کی ممانعت ہے۔ اس کی تردید میں انٹرنیشنل آریہ لیگ دہلی کی طرف سے ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں اس اعتراض کو لغو قرار دے کر اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کو دیگر مذاہب کے لوگوں کی طرح اپنے سماج مندر میں ویدک دھرم کا پرچار کرنے میں آزادی حاصل ہے۔

کلکتہ سے ۲۴ ؍ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں پر عدالتوں میں ایک دن میں آنریری مجسٹریٹوں نے دو ہزار مقدمات کا فیصلہ سنایا۔

بمبئی سے ۲۵ ؍ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق مجلس کانگریس نے ایک ٹاکی فلم کمپنی کو اجازت دی ہے۔ کہ وہ ان کی تقریر اور کانگریس کی دوسری کارروائی کو ریکارڈ کرے۔ یہ فلمیں ملک کے تمام حصوں میں دکھائی جائیں گی۔

برٹش فیشنز بیورو کے پریذیڈنٹ کے بیان کے مطابق انگریز مرد اور عورتیں ۔ ۴ کروڑ پونڈ ہر سال کپڑوں پر خرچ کرتی ہیں۔ اس میں سے ۲۵ کروڑ پونڈ صرف عورتوں کے لباس اور فیشن کی نذر ہوتے ہیں۔ ۵ کروڑ بچوں پر اور باقی دس کروڑ پونڈ مردوں کے حصہ میں آتے ہیں۔

بھگواڑہ کانفرنس کو رد کرنے کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضلع جالندھر میں ۲۶ ؍ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایک ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔

مسٹر برج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے قتل کے سلسلہ میں جن آدمیوں کو موت کی سزا ملی تھی۔ ان میں سے دو کو مدناپور سے ۲۶ ؍ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق سنٹرل جیل میں سزا پھانسی دیدی گئی ہے۔

لنڈن سے ۲۶ ؍ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ دو ہندوستانی مہاراجے جو اس وقت لندن میں ہیں۔ پرنس جارج کی شادی کے موقعہ پر شہزادی میرینا کو قیمتی ہیرے بطور نذرانہ پیش کریں گے۔

پنجاب قرضہ بل پر کونسل میں ۲۶ ؍ اکتوبر کو بحث شروع ہوگی۔ راجہ نریندر ناتھ نے ترمیم پیش کی۔ کہ بل کے متعلق ہائی کورٹ سے استصواب کیا جائے۔ ابھی یہ ترمیم زیر بحث تھی۔ کہ اجلاس ملتوی ہو گیا۔

اخباری تاروں کی شرح بڑھانے کے لئے جو تجاویز کی گئی تھیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے ان کو بروئے کار لانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس کے متعلق جلد اعلان ہونے والا ہے۔

مدراس کونسل میں ۲۶ ؍ اکتوبر کو ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا۔ کہ صوبہ بھر میں سول نافرمانی کا صرف ایک قیدی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی